ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری

مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت

۱۔.....۴۸ء میں مجلس احرار اسلام کے اکابر نے غیر سیاسی ہونے کا فیصلہ کیا۔

ان اکابر مرحومین کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ضیغم احرار جناب شیخ حسام الدین صاحب امرتسری۔ مدبر احرار جناب ماسٹر تاج الدین صاحب لدھیانوی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۲۔.....۴۹ء میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ملتان میں دار المبلغین قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ پہلے قادیان میں تھا۔ اور پاکستان بننے کے بعد جماعت کے اکابر بھی تقسیم ہند کی اشاعتِ خیر کا شکار ہوئے تھے حالات سازگار نہ تھے۔ اپنی پونجی سنبھالنے میں دو سال لگ گئے۔ ادھر مرزائیوں نے ربوہ میں فرنگی اور مسلم لیگ کی سرپرستی میں کئی سو بیگھہ زمین حاصل کر کے مرزائیت کا ایک بڑا مرکز قائم کر لیا تھا۔ اس لئے بزرگوں نے رد مرزائیت کے لئے ربوہ میں یا ربوہ کے آس پاس جگہ حاصل کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر مرزائی نواز مسلم لیگی حکومت نے مجلس احرار کی ایک نہ چلنے دی۔ تب حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی اپنی نگرانی میں ملتان میں ہی شعبہ تبلیغ کی ابتداء کی گئی یوں دار المبلغین قائم ہوا جس میں حضرت مولانا محمد حیات صاحب اور حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مجلس احرار کی نظامت میں تعینات کئے گئے کہ یہی بزرگ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام رد مرزائیت کے موضوعات پر احرار کے مستند اور ماہر مناظر تھے۔ اور انہیں ان موضوعات پر زبردست کمانڈ حاصل تھی۔

۳۔.....ربوہ میں مرزائیوں نے مرکز بنانے کے بعد انگریز اور مسلم لیگ سے حاصل کئے گئے سرمائے کے بل بوتے پر پاکستان کے گوشے گوشے میں تبلیغ مرزائیت کا جال پھیلا دیا تو مجلس احرار اسلام نے اپنی خداداد جرأت و بہادری شجاعت و بسالت اور ہمت و سرفروشی کی روداد رقم کرتے ہوئے ۵۲،۵۱،۵۰ء میں مرزائیوں کے خلاف بھرپور کام کیا اور ان کے تعاقب میں سندھ اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں بھی گئے جس کے نتیجے میں ۵۳ء میں ختم نبوت کی تحریک چلی تحریک نے جہاں مرزائیت کی کمر توڑ دی وہاں مسلم لیگی حکومت بھی زیروزبر ہو گئی۔ جسکی پاداش میں مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا۔ دفاتر بند، اثاثہ و ریکارڈ ضبط اور اکابر احرار جیل کی کال کوٹھڑیوں میں بند۔

ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

۴۔.....ایک سال بعد اکابر احرار رہا ہوئے تو پھر آشیانے کے تنکے چننے لگے مگر وہ شاخ ہی نہ رہی جس پر آشیانہ تھا۔ کالعدم مجلس احرار اسلام کے اکابر جمع ہوئے اور باہمی طویل مشاورت سے طے پایا کہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت تو موجود ہے اسکو نئے سرے سے منظم کیا جائے۔ اور حضرت امیر شریعت کی نگرانی میں احرار کے کاز اور رد مرزائیت کا کام وسیع پیمانے پر کیا جائے چنانچہ اس فیصلہ کے بعد شعبہ تبلیغ، تحفظ ختم نبوت

کے نام سے سرگرم ہو گیا۔

۵...... حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام صوبہ پنجاب کے صدر تھے۔ انہیں اس شعبہ تبلیغ کے حساب کتاب کی نگرانی سپرد کی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت مولانا مرحوم ایک دستور مرتب فرما کے لے آئے۔ جس میں اس شعبہ کو مستقل جماعت کی حیثیت دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ گھڑی احرار ساتھیوں کے لئے بڑی اذیت ناک تھی۔ مگر ان کے پر کٹے ہوئے تھے۔ احرار خلاف قانون تھی۔ ساتھی کچھ نہ کر سکتے تھے۔ احرار دوہری پالیسی کی زد میں تھے۔ چناچہ ۵۶ء میں حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی رہائش گاہ پر پانچ روز کی مسلسل کشمکش کے بعد شیخ حسام الدین صاحب، ماسٹر تاج الدین انصاری صاحب اور نواب زادہ نصر اللہ خان صاحب حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کی احرار سے عدم موافقت اور عدم موانست سے تنگ آ کر الگ ہو گئے اور احرار کے آزاد ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

۵۷ء میں سکندر مرزا...... سازش اور برطانوی و امریکی آقاؤں کی اشیر واد سے برسر اقتدار آیا تو کچھ ماہ کے لئے مجلس احرار اسلام واگزار ہو گئی۔ احرار کے اکابر نے جماعت کا باقاعدہ اجلاس طلب کیا جس میں تمام اکابر و اصاغر شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور بھی اس موقع پر الگ نہ رہ سکے۔ یاد ماضی اور سنگت کا لطف انہیں ستانے لگا اور وہ پھر انہیں ایثار پیشہ سرفروشان احرار سے آملے۔ لیکن اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے، کے مصداق ۵۸ء میں ایوب خان مرحوم نے رافضی سکندر مرزا کا ایسا ٹیٹوا دبایا کہ اس غدار ابن غدار کی ناؤ ہی ڈوب گئی اور پھر کبھی نہ ابھر سکی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمہ اللہ چین سے بیٹھنے والے بزرگ نہ تھے۔ جب مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر بھی سیل کر دیئے گئے۔ اور حکومت نے یہ کہ کر سیل کئے کہ یہ تو مجلس احرار کا ذیلی ادارہ ہے۔ تو مولانا مرحوم نے اس کی بحالی کے لئے صوبائی انتظامیہ سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں طے پایا کہ آپ "تعلیم القرآن" کے نام سے کام کریں اور اپنے "غیر احراری" ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔ آپ کے "کردار" کو دیکھا اور آپ سے "حسن سلوک" کیا جائیگا۔ حضرت مولانا مرحوم نے یہ بات ملتان لوہاری گیٹ والے دفتر کے ایک کھلے کمرے میں باقاعدہ ایک اجلاس میں کھلے بندوں میں سنائی (لیکن حضرت امیر شریعت کو کبھی نہ سنائی) ایک احرار ورکر (جو بقید حیات ہیں اور آج جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ کے سرگرم رہنما ہیں) کے اعتراض پر حضرت مولانا برہم ہو گئے اور فرمایا اگر اسلام میں قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

۵۸ء سے ۶۱ء تک دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ ہونے کی وجہ سے ہی سیل رہا۔

۶۲ء میں جب تمام جماعتیں آزاد ہوئیں تو مجلس احرار اسلام بھی آزاد ہو گئی۔ پابندی اٹھنے کے بعد حضرت قبلہ شیخ حسام الدین صاحب نے ملتان کے اسی دفتر (تحفظ ختم نبوت) کے ایک کمرے میں مجلس احرار اسلام کی تنظیم نو کا اعلان فرمایا۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو؟

مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا